Lesson 209 Surah Rum 20-27 tafsir

آیت نمبر 20۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ
ترجمہ۔ اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم بشر ہو کہ (زمین میں) پھیلتے چلے جا رہے ہو

آج کا سبق 7 آیات پر مشتمل ہے اور اس میں اللّٰہ رب العزت نے بڑے خوبصورت انداز میں، بڑے انوکھے اور منفرد انداز میں اپنا تعارف کروایا ہے اپنی طرف متوجہ کیا ہے مشاہدہ کرنے کی دعوت دی ہے ، سننے غور و فکر کرنے اور عقل سے کام لینے پر اُبھارا ہے بہت محبت کے ساتھ جھنجوڑتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا ہے اور سورت الروم کے شروع میں آپ نے ایران اور روم کے لوگوں کی جنگ کے بارے میں پڑھا اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے بتایا کہ کچھ لوگ ہیں جو دنیا کے ظاہر کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتے ہیں ظاہر کو دیکھتے ہیں تو باطن کو بھول جاتے ہیں آخرت کو بھول جاتے ہیں اپنے نفس پر غور و فکر نہیں کرتے، کائنات پر غور و فکر نہیں کرتے اور ایک اللّٰہ کی جو صفات ہیں، جو توحید ہے اُس پر ایمان نہیں لاتے وہ توحید کا اور آخرت کا انکار کرتے ہیں اب آپ دیکھئے کہ آج کے سبق میں اللّٰہ رب العزت نے اپنی قدرت ،اپنے کمالات، اپنے عجائبات کا تعارف بڑی حکمت کے ساتھ کروا کے 6 جو قدرت کے مظاہر ہیں اُس کو میرے اور آپ کے سامنے رکھا ہے ویسے تو اللّٰہ تعالی کی قدرت اور حکمت کی بے شمار نشانیاں ہیں سورت الرحمان اور پوری دنیا میں آپ گننا شروع کریں **وَإِن تَعُدُّواْ نِعْمَةَ ٱللَّهِ لَا تُحْصُوهَآ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ (**18۔ سورت النحل)۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ جب پیارے رسول اللّٰہ ﷺ سورت الرحمٰن پڑھ رہے تھے اور جب یہ آیت آتی تھی **فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ** پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے تو اس کے ساتھ جن کہتے جاتے تھے " لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ ، فَلَكَ الحَمْدُ) . " رسول اللّٰہ ﷺ **نے** اپنے پیارے صحابہ سے کہا اے میرے صحابہ میں تم سے وہ جواب نہیں سن رہا جو کہ جنوں نے دیا تھا تو انہوں نے پوچھا کہ انہوں نے کیا کہا تھا تو پھر رسول اللّٰہ ﷺ **نے** یہ بتایا۔ لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ ، فَلَكَ الحَمْدُ) .".(اے ہمارے رب! ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے اور تیرے لئے ہی تعریف ہے۔)" تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ جب بھی اللّٰہ تعالیٰ قرآن میں اپنی نشانیاں،اپنی حکمتیں، کمالات، عجائبات اور اپنا تعارف کروائیں اور غور و فکر کی دعوت دیں تو ساتھ ساتھ ہمیں اپنے قلب کا ،اپنے جسم کا اپنے علم اور عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے ساتھ ساتھ کہنا چاہئے **آمنّا و صدّقنا** اور ساتھ ساتھ کہنا چاہئے کہ اے اللّٰہ ہم تیری کسی نعمت کو تیری کسی نشانی کو نہیں جھٹلاتے تو 6 نشانیاں ہیں اور ان میں سے پہلی کیا ہے؟ **وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ** اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آیت کی جمع ہے, آیات اور آیات نشانی کو بھی کہتے ہیں, معجزے کو بھی کہتے ہیں اور قرآن کی جو آیتیں ہیں اس کے لئے بھی آیت ہی لفظ استعمال ہوتا ہے کائنات میں جو اللّٰہ تعالیٰ کی نشانیاں بکھری ہوئی ہیں، اس کے لئے بھی آیت لفظ استعمال ہوتا ہے اور انبیاء کو جو معجزے دیئے گئے اس کے لئے بھی یہی لفظ استعمال ہوتا ہے تو بڑے وسیع اس کے معنی ہیں اور یہاں پہ کیا کہا **وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ** اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کس کی نشانیوں میں سے ہے ؟ میرے اور آپ کے رب کی نشانیاں میرا اور آپ کا خالق میرا اور آپ کا حاکم وہ جو ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والا ہے وہ اپنا تعارف کروا رہا ہے اپنے بارے میں بتا رہا ہے **وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ** اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے **أَنْ خَلَقَكُم** کہ اس نے تم کو پیدا کیا اگر وہ تم کو پیدا نہ کرتا تو پھر کیا ہوتا؟ پیدا کس سے کیا؟ **مِّن**

تُرَابٍ مٹی سے اب آپ دیکھ لیجئے کہ میری اور آپ کی حقیقت کیا ہے؟ مٹی۔ مٹی کیا ہے ؟ بہت ادنیٰ درجہ ہے آپ دیکھیں اگر میں اور آپ کائنات کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہوا چلتی ہے **سَرِيعُ الْحَرْكَت** (تیز رفتار) ہے کبھی آندھی،کبھی طوفان، مختلف اپنی حیثیتیں اختیار کر جاتی ہے۔ پانی ہے تو پانی کیا کرتا ہے؟ بہتا ہے کبھی ندی کبھی نالہ، کبھی دریا، کبھی سمندر ایک حرکت ہے اس کے اندر۔ آگ ہے آگ جلتی ہے جلاتی ہے اس کے اندر بھی ایک حرکت ہے اب مٹی جو ہے وہ بہت ہی ادنیٰ ہے اور حرکت سے محروم ہے اس کے اندر کوئی حس، شعور، ادراک کا ذرہ بھر بھی ہمیں محسوس نہیں ہوتا تو اللہ تعالی نے تخلیق انسانی کے لئے مٹی کو منتخب کیا **خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ** تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور یہ جو انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا یہی چیز تو ابلیس کی گمراہی کا سبب بن گئی، اس نے کیا کہا؟ **وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ** اس کو مٹی سے پیدا کیا **خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ**(14-سورت الاعراف) اور مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں اور میں اس کو کیسے سجدہ کروں ،حالانکہ وہ اللہ کا حکم تھا اور آگ کی وجہ سے ابلیس نے اپنے آپ کو اشرف اور اعلیٰ سمجھ کر تکبر کیا اور وہ یہ بھول گیا کہ اصل شرافت اور بزرگی ، اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کا حکم ماننے میں ہے وہ جس کو چاہے بڑا بنا دے، وہ جس کو چاہے چھوٹا بنا دے، وہ جس کو چاہے مٹی سے پیدا کرے، جس کو چاہے آگ سے پیدا کرے جس کو چاہے نور سے یہ تو اس کی مرضی ہے جو چاہے وہ کرے تو بہرحال میری اور آپ کی حیثیت کیا ہے **خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ** تم سب کو مٹی سے پیدا کیا **ثُمَّ** پھر اب آپ دیکھئے کہ یہاں پہ کیا ہے **ثُمَّ** یہ کیا بات بتاتا ہے؟ کس چیز کی طرف توجہ دلاتا ہے؟ کہ تمہاری حیثیت کیا ہے اور پھر تم کیا ہوگئے **ثُمَّ کے اندر** ایک کہانی ہے غور و فکر کی دعوت دے رہا ہے **إِذَآ** یہاں "**إذا فجائیہ**" ہے فجائیہ کا مطلب اچانک جیسے **إِذًا، إِذَآ** آپ پہلے بھی کئی دفعہ پڑھ چکی ہیں یہاں پہ بھی بار بار پڑھیں گی تو معنی کیا ہیں ؟ کہ اچانک **أَنتُم بَشَرٌ** کہ پھر تم بشر بن جاتے ہو یکایک اور بشر بن کے کرتے کیا ہو؟ **تَنتَشِرُونَ** تم پھیلتے جا رہے ہو بشر بننے کے بعد تم کیا کرتے ہو ؟کہ تم متفرق ہوتے جاتے ہو، **منتشر** ہونا، چلنا پھرنا تو میری اور آپ کی حیثیت کیا ہے مٹی ، تراب اور اللہ تعالی نے تراب سے انسان بنایا اب آپ دیکھیں کہ یہاں پہ اللہ رب العزت نے انسان کا لفظ استعمال نہیں کیا وہ بھی تو کر سکتے تھے بشر کا لفظ استعمال کیا اور آپ کو یہ بات پتہ ہے کہ انسان کے لئے، میرے اور آپ کے لئے کبھی اللہ تعالی **انسان** کا لفظ استعمال کرتے ہیں کبھی **آدم** کا اور کبھی **بشر** کا، تو انسان کا لفظ اگر استعمال کیا جائے تو اس کے معنی کیا ہیں ؟ یہ بتانا مقصود ہے کہ جو نظر آتا ہے. انس کا مطلب ہے محسوس کیا جانے والا، جس کا ادراک کیا جا سکے پھر اگر یہ استعمال کیا جائے کہ **آدم** ، تو اس کے معنی کیا ہیں؟ کہ ملائم کے لئے یہ لفظ آتا ہے اور موافقت رکھنے والا اور بہرحال یہ جو جلد ہوتی ہے اس کے لئے بھی آتا ہے آدم ، بشر کا لفظ جو یہاں استعمال کیا گیا تو اس کے معنی کیا ہیں ؟ کسی چیز کا حسن و جمال کے ساتھ ظہور ہے یہ نہیں کہا کہ آدم پیدا کیا انسان کہیں یہ بھی ہمیں پتہ چلتا ہے لیکن یہاں پہ خاص طور پہ بشر جو کہا گیا تو معنی اس کے کیا ہیں کہ انسان کو جب بنایا تو حسن و جمال کے ساتھ بنایا۔ کیونکہ انس کے معنی کیا ہیں؟ کہ بس ظاہر ہو جانا، نظر آنے والی چیز انسان جس سے آپ انس محسوس کرتے ہیں، **بَشَرَ** انسان کی جلد کی اوپر کی سطح کو بھی کہتے ہیں **لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ** (29۔ سورت المدثر) کہ دوزخ کی آگ جلد کو جھلسا کر سیاہ کر دے گی, ,اور اسی سے جیسے بشر سے آبشار **(ب ش ر)** اس کے معنی کیا ہیں ؟ کہ انسان کی جلد دوسری چیزیں جو ہیں ان کی جلد کے مقابلے میں خوبصورت ہوتی ہے، اور ویسے بھی بشارت یا خوشخبری جسے سن کر آپ کا چہرہ تمتما اٹھے تو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتے ہیں ،اور بشر اسم جنس ہے ،واحد جمع مذکر مؤنث سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے، اور معنی کیا ہیں کہ اللہ رب العزت نے بشر کو پیدا کیا اور بشر کا لفظ استعمال بھی اس وقت کیا جاتا ہے، جب انسان کے طبعی،مادی

پہلو کو ظاہر کرنا مقصود ہو (اور اس کی جسمانی بناوٹ بھی، اس کی فطری حاجتیں ، اس کی کمزوریاں ،سب کا ذکر کرنا مقصود ہو) تو گویا کہ اللہ تعالیٰ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ میں نے تجھے جذبات دیئے تجھے جسمانی طور پر خوبصورت بنایا اچھی خبر سن کر تیرا چہرہ تمتما اٹھتا ہے مختلف چیزوں کا تومجسم ہے ،اے انسان تو بھی عجیب ہے، مٹی سے تیری ابتدا ہوئی اور پھر اس کے بعد تیرا حال کیا ہوتا ہے؟ **إِذَآ أَنتُم بَشَرٌ** کہ پھر تم یکا یک بشر ہو آپ سوچیں کہ مٹی سے وجود میں آنے والا انسان پھر ایک مکمل بشر بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور **تَنتَشِرُونَ** پھر تم پھیلتے ہو اس کے کیا معنی ہیں ؟ کہ تم پھر چلتے پھرتے ہو۔ اب آپ دیکھیں کہ پھیلنے کے معنی یا چلنے پھرنے کے معنی کہ ابتدا میں تو صرف حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا تھے پھر اس سے بین الاقوامی سطح پر آپ غور کریں اب تک کتنی نسلیں پیدا ہو چکی ہیں کتنے قبیلے ہیں کتنے انسان ہیں تو گویا کہ ابتدا تھوڑی سی پھر اتنی اکثریت ہو گئی کہ اب تم دنیا کے اندر چلتے پھرتے ہو منتشر کا مطلب کیا ہے ؟ پھیل گئے ،کوئی چیز منتشر کر دینا اتنی زیادہ تعداد میں اب تم ہو گئے کہ تم اردگرد ہر طرف پھیل گئے تو مٹی سے پیدائش اور اس کے بعد تم اتنی کثیر تعداد میں دنیا میں ہو اور پھیلتے جارہے ہو تو یہ کیا ہے یہ اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے انسان احساسات کا ،جذبات کا، تَعَقُّل کا(دانشمندی) پھر اس کے بعد تخیل کا یعنی بہت سی چیزوں کا مجموعہ ہے بہت سی قوتوں سے اللہ تعالی نے انسان کو نوازا ہے اور اس کے بعد کیا ہے؟ کہ آپ دیکھیں کہ دو لوگ میاں بیوی جب بنتے ہیں اس کے بعد ان کی بھی کتنی نسل ہو جاتی ہیں۔ کتنے خاندان وجود میں آ جاتے ہیں کبھی سوچیں اس بات پر کہ مٹی سے پیدا ہونے والا بشر جو ہے پھر اس کے بعد کہاں سے کہاں تک جا پہنچا لاکھوں کروڑوں اربوں کھربوں کی تعداد میں **تَنتَشِرُونَ** تو تم پھیلتے جا رہے ہو دوسری نشانی کیا ہے؟

آیت نمبر 21۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

ترجمہ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبّت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور اس کے کمالات میں سے ہے اور اس کے عجائبات میں سے ہے **أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ** کہ اس نے پیدا کیا تم کو تمہارے ہی نفسوں میں سے، تمہاری ہی جنس میں سے نفس کی جمع **أَنفُسِ** ہے تو تمہاری ہی جنس میں سے پیدا کیا تمہارے لئے کیا ؟ **أَزْوَٰجًا** جوڑے **لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا** تَا کہ تم سکون حاصل کرو اس کی طرف **وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً** اور اس نے بنا دیئے تمہارے درمیان کیا چیز تمہارے درمیان بنائی کیا چیز پیدا کی ؟ **مَّوَدَّةً** مُحَبَّت **وَرَحْمَةً** اور رحمت **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ** یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں تو آپ دیکھئے کہ یہاں پر **خَلَقَ** کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور **خَلَقَ** کے معنی کیا ہیں ؟ پیدا کرنا اس کے لئے قرآن میں ہمیں **بَرَأَ** ملتا ہے **بَرَأَ** نمبر 1. درجہ ہے کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا جیسے آپ سورت البقرہ میں پڑھ چکی ہیں **فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ** (54۔ سورت البقرہ) اور اپنی جانوں کو ہلاک کرو، اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک تمہاری بہتری ہے۔ نمبر 2. درجہ ہوتا ہے **بَدَعَ** پہلی بار بنانا، کسی نمونے اور کسی نقل کے بغیر بنانا انوکھی چیز بنانا بِدّعت بھی اسی سے ہے تو اللہ

تعالی نے یہاں پر نہ تو **بَرَأَ** استعمال کیا نہ **بَدَعَ۔** استعمال کیا اور نمبر 3. درجہ ہوتا ہے **فَطَرَ** تراش خراش کر خوبصورت بنانا تو **فَطَرَ** بھی استعمال نہیں کیا۔ نمبر 4. درجہ استعمال کیا اور وہ کیا ہے **خَلَقَ** اور **خَلَقَ** کے اندر یہ ساری چیزیں ہیں کہ اللہ رب العزت نے اے انسان تجھے پیدا کیا گویا کہ عدم سے وجود میں لایا بغیر کسی نمونے کے پیدا کیا **بَدَعَ** اور پھر یہ کہ تراش خراش کر پیدا کیا اور پھر **خَلَقَ** اور **خَلَقَ** کیا ہے؟ کہ گویا کہ تیار کیا گویا کہ پہلے سے مادہ موجود ہے تو کوئی دوسری چیز ایجاد کی جائے اور پھر **خَلَقَ** کے اندر تراش خراش بھی پائی جاتی ہے کیونکہ چوتھا درجہ ہے اور **لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ** تمہارے ہی نفسوں میں سے اس کے معنی کیا ہے؟ کہ تمہاری جنس میں سے اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے عورت کو عورت کے لئے مرد کو پیدا کیا زوج کے معنی جوڑے کے ہوتے ہیں اب آپ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی مادہ سے ایک ہی جگہ سے جو غذا پیدا ہوئیں اس سے بچوں کی دو قسمیں بنا دیں جن کے اعضاء ان کے جوارح ان کی صورت،سیرت، ان کی عادات، ان کا اخلاق، ان کی خصلتیں اس میں ایک نمایاں امتیاز نظر آتا ہے تفاوت(اختلاف) نظر آتا ہے تو یہ کیا ہے ؟یہ اللہ تعالیٰ کی کمالِ قدرت اور حکمت یہ اس کی نشانی ہے یہاں پر نشانی جس کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے ایک نطفہ جس کی پیدائش مٹی سے ہوئی اس سے دو طرح کے بچے پیدا ہوتے ہیں کچھ لڑکیاں ہوتی ہیں کچھ لڑکے پیدا ہوتے ہیں دونوں کی جسمانی ساخت بھی مختلف ہے دونوں کی عادتیں اطوار اور دونوں کے کام بھی مختلف ہیں لیکن دونوں کے اندر تضاد، تفاوت تو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دونوں کے اندر موافقت بھی پائی جاتی ہے یہ ہے اصل حکمت دونوں ایک دوسرے سے مل کر مکمل ہوتے ہیں۔ جوڑا جیسے آپ کا جوتا ہے دو جوتے ہوتے ہیں ایک جوتے سے بات نہیں بنتی جب تک دوسرا جوتا نہ ہو، جیسے دن ہے دن سے بات نہیں بنتی جب تک کہ رات نہ ہو، جیسے کہ عورت ہے جب تک مرد نہ ہو تو عورت مکمل نہیں ہوتی جب تک عورت نہ ہو مرد مکمل نہیں ہوتا دونوں ایک دوسرے کے لئے جوڑا ہیں اور یہاں پہ جو خاص بات بتائی وہ کیا ہے **أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا** تمہارے نفسوں میں سے جوڑا بنایا ہے اور اگر اللہ تعالی جنوں میں سے مرد کو بیوی دے دیتا یا آپ تھوڑی دیر کے لئے تصور کریں کہ ہمارا شوہر جو بشر ہے اس کی بجائے اگر جن ہوتا پھر کیا ہوتا آپ سوچیں اس بات پر اور آپ دیکھیں کہ اگر ویسے ہی شوہر جن بن جائے جن کا مطلب کیا ہوتا ہے ؟ غصے میں آ جائے اور اگر مختلف رویہ ہو یا عورت جو ہے وہ جننی بن جائے ہر وقت جیسے جن کھاتے زیادہ ہیں جلدی کام کرتے ہیں یا اور جو جنوں کی صفات خصوصیات ہیں غور کرنا چاہئے نا اس بات پر اب غور کر یں اس بات پر میں تو ویسے اکثر اس بات پر سوچتی ہوں کہ یہ اللہ کی کتنی بڑی رحمت ہے کتنی بڑی نشانی ہے ، کہ تمہارے نفسوں میں سے جوڑا بنایا اور یہ آیت وہ آیت ہے جو اکثر لوگ شادی کے کارڈوں میں لکھتے ہیں (آپ نے بھی لکھی تھی آپ کے بیٹے کی شادی ہوئی تو اس کے کارڈ پر بھی تھی اکثر لوگ لکھتے ہیں) لیکن کیا یہ صرف کارڈوں میں لکھنے کے لئے ہیں اس کا معنی سمجھنا چاہئے اس کی روح کو پانا چاہئے اس کو اپنے اندر جذب کرنا چاہئے ایک دوسرے کوسمجھانا چاہئے کہ تمہارے نفسوں میں سے جوڑا بنایا جوڑا بنانے کا مقصد کیا ہے؟ یہ جو نشانی ہے کہ مرد عورت کے لئے ہے اور عورت مرد کے لئے ہے دونوں مل جائیں تومکمل تصویر بن جاتی ہے ایک معاشرے کی یہ تشکیل کرتے ہیں دو مقصد یہاں پہ بتائے پہلا کیا ہے ؟ **لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا** تاکہ تم اس سے سکون حاصل کرو اب آپ دیکھئے کہ دراصل شادی کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟ کہ سکون حاصل کیا جائے تو اب آپ دیکھئے کہ یہاں پہ خاص طور پہ کہا جا رہا ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے تمہاری بیویاں بنائیں کیونکہ **لِّتَسْكُنُوٓاْ إِلَيْهَا** **"هَا"** کی ضمیر آئی ہے تاکہ تم عورتوں سے سکون حاصل کرو، تاکہ جب شوہر بیوی کے پاس آئے تو اسے بیوی کے پاس آ کر سکون ملے اب مرد کی جتنی بھی ضروریات ہیں عورت سے اس پر آپ غور کریں

کھانا پکانا اور کپڑے دھوتی ہے یا کپڑے استری کرتی ھے یا اس کے غموں کا سہارا بنتی ہے یا اس کی مشکلات کو دور کرتی ہے یا اس کی جسمانی ضرورت ہے عورت اس کو پورا کرتی ہے آپ ساری ضرورتوں کو ایک ایک کر کے سوچیں یہاں پہ اللہ تعالیٰ نے ضرورتوں کی تفصیل نہیں بتائی یہاں پہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے تعلق کی روح بتائی اس کی مقصدیت بتائی اور تمام ضرورتوں کا نچوڑ بتایا ۔ گویا کہ ازدواجی زندگی کا خلاصہ بتا دیا اور ازدواجی زندگی کا خلاصہ کیا ہے؟ سکون اور راحتِ قلب جس گھر میں یہ موجود ہے وہ اپنی تخلیق کے مقصد میں کامیاب ہے وہاں پہ نکاح کا مقصد پورا ہوتا ہے جہاں پہ یہ قلبی سکون نہ ہو باقی سب کچھ ہو تو ازدواجی زندگی کے لحاظ سے وہ گھر ناکام ہے اور نامراد ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ نکاح ہو گیا ہے مہر بھی بہت سا شوہر نے دے دیا بیوی خوبصورت ہے اور بہت سے آپس میں تحفے تحائف کپڑے لین دین سارا کچھ ہے اب وقتی طور پہ جب بھی ضرورت ہوتی ہے شوہر اپنی خواہش بھی بیوی کے پاس پوری کرتا ہے بیوی روٹی بھی پکا کے دیتی ہے گھر کو بھی صاف کرتی ہے کہ سارا کچھ کر لیتی ہے لیکن ساری ضرورتیں پوری کر لینا وقتی خواہش بھی پوری کر لینا لیکن سکون نہیں ہے تو پھر شادی کا مقصد پورا نہیں ہو رہا یہ بڑی خوبصورت آیت ہے جو مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر مرد اور ہر عورت ہر شوہر اور ہر بیوی کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ کہ وہ معاشرے کے سامنے رہ رہے ہیں ہمیں پتہ ہے کہ یہ لوگ میاں بیوی ہیں سارے کام ہو رہے ہیں تو سارے کام تو جانور بھی کرتے ہیں نسل جاری رکھتے ہیں اپنی خواہش کو ضرورت پڑنے پر پوری کرتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں گھر بناتے ہیں چڑیا کو دیکھ لیں بغیر گھونسلے کہ کب رہتی ہے، چیونٹی کو دیکھ لیں بل کے بغیر کب رہتی ہے ،لیکن اب اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ سکون سے رہ رہے ہیں کہ نہیں رہ رہے ہیں تو انسان جو اشرف المخلوقات میں سے ہے اللہ رب العزت نے یہاں پر جسے اپنی بہت بڑی نشانی کہا اور وہ نشانی کیا ہے ؟کہ مرد عورت کے پاس جائے تو سکون حاصل کرے جب وہ زوج بن جائیں جب وہ جوڑا جوڑا ہو جائیں جب ان کا نکاح ہو جائے تو عورت جب مرد کے پاس جائے تو اس کو سکون ملے اور ایسا نہ ہو کہ آپس میں نفرت ہو آپس میں وحشت ہو بلکہ کیا ہے کہ آپس میں سکون ہونا چاہئے جیسے بہت سے لوگ اپنے جب مسئلے مسائل بتاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بظاہر تو ٹھیک ہے میرا شوہر میری ضرورتیں پوری کرتا ہے لیکن محبت نہیں ہے مجھے اچھا نہیں لگتا یا یہ کہ بس وہ اپنے کام سارے مجھ سے کروا لیتا ہے حتیٰ کہ اپنی خواہش بھی پوری کر لیتا ہے لیکن اس کو میرا کوئی احساس نہیں ہے ہمارا آپس میں وہ سکون کا، قلبی راحت کا تعلق نہیں ہے اتنے سال زندگی کے ایسے ہی گزر گئے یہ واقعی بڑی افسوس کی بات ہے مردوں کیلئے بھی افسوس کی بات ہے اور عورتوں کیلئے بھی افسوس کی بات ہے اور وہ اسباب تلاش کرنے چاہیں جس کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے کہیں عورتوں کے زیادہ مطالبات تو نہیں ہیں نان و نفقہ کا زیادہ مطالبہ یا باقی عورتوں کی دیکھا دیکھی وہ بھی اپنے گھر میں وہ ہی نقل کرتی ہیں کہ ہمیں یہ چاہئے یا نا شکری زیادہ کرتی ہیں۔ شوہر کو میری کونسی باتیں اچھی نہیں لگتی میرا زیادہ بولنا ایسا تو نہیں کہ یہ اچھا نہیں لگتا یا میرا باہر زیادہ گھومنا یا میرا بازار میں جانا یا کچھ عورتوں سے میرا شوہر پسند نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں پھر مت ملئے مت بازار میں جائیے مت زیادہ گھومیئے ہو سکتا ہے۔ فون پر زیادہ رہنا پسند نہ ہوتا ہو تو فون پر زیادہ نہیں رہنا چاہئے پھر ہم فون کیوں کرتے ہیں جب شوہر ہمارے نوکری پر گئے ہیں گھر میں موجود نہیں ہیں پھر ہم اپنے وہ کام کر لیں اپنے کاموں کو سمیٹ لیں ایسا تو نہیں کہ نیکی سمجھ کےہم بہت سے کام ایسے کرتے ہیں لیکن گھر میں جو ہے وہ گھر کے حالات متاثر ہوتے چلے جاتے ہیں تو کیا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ رب العزت کے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا بات فرمائی کہ اگر اللہ اپنے سوا کسی کو سجدے کا حکم دیتا تو کسے دیتا؟ بیوی سے کہتا کہ

وہ شوہر کو سجدہ کرے اس کا یہ نہیں مطلب کہ سجدے کا حکم دے دیا۔کچھ مرد اس کا غلط معنی لے لیتے ہیں۔ ہمارے لئے تو سجدے کا حکم دے دیا گیا یہ ایک مثال ہے جس کے ذریعے بتایا گیا کہ ایک عورت پر مرد کے بہت سے حقوق ہیں۔ بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ تو عورت کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے مرد کو خوش کرے اور خوش کرنے کے لئے جو بھی مسنون طریقے اور انداز ہو سکتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دیتا ہے ظاہر ہے وہ تو نہیں مانا جا سکتا۔ وہ کسی کا بھی مانا نہیں جا سکتا اور کوئی کہتا ہے کہ مرد کے دل کے اندر جانے کا راستہ منہ کے ذریعے سے ہے منہ سے ہو کر پھر معدے تک پہنچتا ہے مطلب کیا ہے؟ کہ اچھے اچھے کھانے پکائیں۔ بعض مردوں کو گھر کی صفائی بہت اچھی لگتی ہے اور ویسے صفائی نصف ایمان ہے اللہ کو راضی کرنے کے لئے گھر صاف رکھنا ہی چاہئے ۔لیکن گھر میں چیزیں بے ترتیب ہیں بکھری ہوئی ہیں تو شوہر کا مزاج خراب ہو جاتا ہے۔ تو پھر میرا گھر کیوں بے ترتیب ہو اللہ کو بھی راضی کرو اور اپنے شوہر کو بھی راضی کرو بڑا سکون ہوتا ہے اور ویسے بھی پڑھائی نہیں ہوتی کوئی کام نہیں ہوتا حتیٰ کہ چائے کا ایک کپ پینا ہو وہ بھی پیا نہیں جاتا جب سب چیزیں بکھری ہیں دل کرتا ہےساری چیزیں سمٹی ہوں پھر میں سکون سے بیٹھ کے چائے کا ایک کپ پیوں۔ یا ایک فون کرنا ہے تو اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ سب چیزیں بکھری ہوئی ہیں گھر بے ترتیب ہے بستر تک اٹھایا نہیں ہے۔ بعض گھروں میں ہر کمرے میں جائیں تو گلاس کپ چمچ رات کی پلیٹ پڑی ہوئی ہیں۔ کسی بچے نے کھائی ہے شوہر نے ٹھیک ہے ہمیں سب کو بتانا چاہئے لیکن خود بھی اس کو سمیٹنا سمیٹنے میں اپنا وقت لگانا چاہئے۔ گھر کو ایک جنت کا نمونہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کوشش میں کمی نہیں کرنی چاہئے اور گھر کی صفائی دیکھ کے شوہر کا موڈ بڑا اچھا ہو جاتا ہے. پھر بعض شوہر پسند کرتے ہیں کہ بس جب میں گھر آؤں تو تم ٹھیک ٹھاک ہو کیا مطلب ہے اس کا ؟ (کہ آپ بی پھتو نہ بنی ہوں) دوپٹہ سرخ رنگ کا ہے اور شلوار نیلے رنگ کی ہے اور قمیض سفید رنگ کی ہے باہر نکلتے ہیں تو خوب تیار ہوتے ہیں اور شوہر اور بچے پوچھتے ہیں خیر ہے بھئی کہاں جا رہی ہو ۔ لیکن شوہر جس کے لئے تیار ہونا چاہئے جس کے لئے بننا سنورنا چاہئے اس کے لئے میرے پاس بھی اور آپ کے پاس فرصت ہی نہیں ہوتی میں آپ کو نہیں کہہ رہی میں اپنے آپ کو بھی کہہ رہی ہوں ہم سب ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں تو کیا کرنا چاہئے ؟عبادت سمجھ کر اپنے آپ کو تیار کرنا چاہئے کہ میرا شوہر کا گھر دل لگے گا وہ سوچے گا کہ میری بیوی گھر میں تیار ہے کھانا پکایا ہے میرا انتظار کر رہی ہے بعض شوہر یہ پسند کرتے ہیں مل کر کھانا کھایا جائے لیکن میں ہوں کہ میں چاہتی ہوں کہ بس میں روٹی پکاتی چلی جاتی ہوں کہ آپ گرم گرم کھائیں بچوں کو بھی دے لوں وہ پھر اکیلا ہی کھا کر اٹھ جاتا ہے تو بہرحال بہت سے مطالبات ہو سکتے ہیں بعض عورتوں کو میکے جا کے رہنے کی بہت عادت ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتی آپ میکے نہ جائیں یا میں میکے نہ جاؤں شوہر خود اجازت دیتے ہیں پسند کرتے ہیں لیکن اب اپنے گھر آگئے تو غیر ضروری جانا اور بار بار جانا پھر پیچھے کی طرف دیکھنا بھئی بیٹیوں کو اپنے گھروں میں دل لگا لینا چاہئے اور اپنے جو گھر کے مسئلے مسائل ہیں وہ اپنے پیچھے والوں کو ہر وقت نہیں بتانے چاہیں بعض گھر برباد ہو جاتے ہیں اس وجہ سے۔ چھوٹی سی بات ہوئی فوراً امی کو فون کر دیا ، فوراً آتے جاتے کے ہاتھ پیغام بھیج دیا ماں باپ بڑے پریشان ہوتے ہیں اب آپ ماشاءاللہ سمجھ دار ہیں بڑے ہو گئے ہیں آپ ہنسنا ، مسکرانا زندگی گزارنا سکھیں

ؔ اے شمع تیری عمر طبعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار دے اسے یا رو کر گزار دے تو

گھروں میں اب سکون نہیں ملتا بڑے مسائل ہیں گھروں میں تو یہ آپ کا کام ہے آپ اس کو نوٹ کریں کہ ایک تو یہ کہ گھروں میں سکون نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟ آپ کوئی سے دس گھر تلاش کریں۔ اور دس نہیں ہزاروں گھر اب ایسے آپ کے سامنے ہیں آپ اپنے قریب سے اپنے گھر سے شروع کریں اور دیکھیں کہ اُس گھر میں جو سکون نہیں ہے یا لڑائی کی آواز آتی ہے روز برتنوں کے کھنکنے کی آواز یا شوہر کہتا ہے چلی جا نکل جا گھر سے یا بیوی کہتی ہے کہ دے دو مجھے طلاق یا یہ کہ طلاقیں عام ہو رہی ہیں تو آپ وجوہات تلاش کریں اس بات کی؟ اسباب تلاش کریں کہ گھروں میں سکون نہ ہونے کی کیا وجہ ہے ؟بظاہر تو میاں بیوی ہیں لیکن گھر میں سکون نہیں ہے میاں ایک طرف منہ کر کے سوتا ہے بیوی منہ دوسری طرف تو ایک گھر کے اندر رہ کر دونوں اجنبی ہیں گویا کہ دو چھتوں کے نیچے ہیں تو اس کے اسباب تلاش کریں کیوں ؟ تاکہ میں اور آپ اپنے گھروں کو جنت بنا سکیں اور دوسری بات ہمارے گھروں میں بیٹیاں ہیں ہمارے گھروں میں بیٹوں کی بیویاں آئیں گی ہماری بہویں آئیں گی۔ ہمیں تو ایک عملی نمونہ بننا ہے میرا اپنا گھر پرسکون نہیں ہوگا میں دوسروں کے گھروں میں کیسے اچھے مشورے دے سکتی ہوں اور پھر آپ دیکھیں کہ طلاق سے بچایا جائے اس وقت معاشرے میں مسلمانوں کے اندر بھی طلاق کا تناسب بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی انا کا اور اپنی عزت کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے **وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا** اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے بیویاں بنائیں۔ اگر نشانی ہے تو پھر میرا گھر کیوں نہیں نشانی بن رہا ایسے ہی نہ گزرا جائے۔ ایسے ہی نہ رویا دھویا کریں ایسے ہی نہ پریشان ہوا کریں ایسے ہی نہ شکوہ کیا کریں آئیے اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنائیں، آئیے اپنے گھر میں سکون پیدا کریں اور میرا اور آپ کا وجود کیوں غیر اہم اور بے معنی ہو اور لڑائی کا ذریعہ بنے؟ آپ کا یہ کام ہے کہ معلوم کریں کہ گھر کی بے سکونی کی وجہ کیا ہے اور سکون کیسے گھر میں آسکتا ہے؟ اور اپنے عمل کے اصول بھی آپ نے لکھنے ہیں اور آپ اس بات سے پریشان نہ ہوا کریں کہ کام زیادہ مل جاتا ہے میں زیادہ کام نہیں دیتی بلکہ کیا ہے؟ کہ قرآن کی آیتوں کی روح کو پانے کے لئے ان کے مقصد کو پانے کے لئے سوچ بچار کی دعوت دیتی ہوں اپنے آپ کو بھی اور آپ کو بھی۔ اصل میں میں تو پرچہ بتا دیتی ہوں کہ پرچے میں یہ سوال بھی آئے گا آپ کو تو مشکور ہونا چاہئے کہ پرچہ بتا دیا گیا ہے ایک سوال کا پہلے ہی پتہ چل گیا ہے21 پارے کا جب امتحان ہو گا اس میں یہ سوال آئے گا تو اس کو ابھی سے حل کر سکتے آپ بے شک مجھے جمع نہ کروائیں assignment میں جمع کر ائیے گا پھر کیاکہا

وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً دوسرا مقصد کیا بتایا کہ تمہارے درمیان **مَّوَدَّةً** اور **وَرَحْمَةً** رکھ دی اب آپ دیکھئے **بَيْنَكُم** تمہارے درمیان کس کے درمیان میاں اور بیوی کے درمیان **مَّوَدَّةً** بھی رکھ دی اور **وَرَحْمَةً** بھی رکھ دی تو یہ یہاں پر جو **مَّوَدَّةً** استعمال کیا گیا ہے اس کا کیا مادہ ہے **(و د د)** اور یہ کہتے ہیں محبت کو اچھا اب آپ دیکھیں کہ اللہ چاہتا تو **حب** کو بھی یہاں پر استعمال کر سکتا تھا وہ پہلا درجہ ہے **حب** کیا ہوتا ہے کہ آپ کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں اس کا ارادہ کرتے ہیں اس کو چاہتے ہیں اور اس کے حاصل کرنے میں حکمت سے کام لیتے ہیں۔ عورت ہے اولاد ہے مال ہے زیور ہے گھر ہے بہت سی چیزیں ہیں آپ دیکھتے ہیں آپ اس کو پسند کرتے ہیں پھر حاصل کرنے کے بارے میں سوچنے لگتے ہیں پھر دوسرا درجہ کیا ہے کہ **ودّ** ، ود کیا ہے؟ کسی چیز کی تمنا کرنا دوستی کرنا محبت کرنا اور کبھی یہ لفظ صرف چاہنے کے لئے آتا ہے کبھی تمنا کے لئے اور اصل میں یہ انتہائی محبت کو کہتے ہیں۔ **حب** نہیں ہے بلکہ **وَدّ** ہے جیسے آپ دیکھیں کہ **مَّوَدَّةً** یہاں پہ ہے تو یہ بھی محبت ہوتی ہے آپ میں مجھ میں محبت ہے۔ آپ کے شوہر میں محبت ہے تو پھر بیوی میں بھی محبت ہونی چاہئے یعنی

دوطرفہ محبت ہے۔ مودت کا مطلب ہے کہ باہمی محبت پیار و محبت اور شفقت کا معاملہ ہونا چاہئے اور یہ اللہ کی صفت ہے **إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ** (90۔ سورت ھود) کہ بے شک میرا رب بہت رحم کرنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ تو **وَدُودٌ** بہت زیادہ محبت کرنے والا اور **ود** پیار و محبت تو محبت کے معنی میں یہ استعمال ہوا ہے تو یہ **حب** کا دوسرا درجہ ہے تو معنی کیا ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپس میں تمہارے لئے مودت دے دی یہ جو مودت ہے مفسرین کہتے ہیں کہ یہاں اس سے مراد جنسی محبت ہے مرد اور عورت کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ جو جنسی کشش رکھ دی ہے سب سے پہلے یہ ایک محرک بنتی ہے آپس میں ایک دوسرے کے قریب ہونے کا اور یہ جو فطری طور پر انسان کے اندر جنسی خواہش پائی جاتی ہے یہ مرد کو بیوی سے اور بیوی کو اپنے شوہر سے چسپاں کیے رکھتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے دونوں ایک دوسرے کی جنسی خواہش کو پورا کرتے ہیں اور کیسے پورا نہ کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے اندر یہ خواہش رکھ دی ہے اور آپ کو پتہ ہی ہے کہ اسلام میں یہ جو خواہش ہے اس کو ایسے ہی دوستی کے ذریعے سے پورا کرنا نہیں ہے بلکہ کیا ہے نکاح کے ذریعے اس کو پورا کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ محبت جو میں نے تمہارے لئے رکھ دی ہے تو ایک معنی اس کے کیا ہیں؟ کہ لوگ اس کو جنسی محبت کے معنی میں لیتے ہیں دوسرے معنی کیا ہیں؟ کہ ویسے ہی محبت۔ آپ دیکھیں کہ دو اجنبی لوگ ہوتے ہیں دیکھا بھی نہیں ہوتا اور یہ پہلے کی کہانیاں تھیں اب تو شادی سے پہلے بہت کچھ لوگ کرنا چاہتے ہیں اب تو دنیا بہت آگے نکل گئی جو ہمارے لئے ایک المیہ ہے لمحہ فکریہ ہے ہمیں اس پر سوچنا چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی کا مقصد جوکہ سکون ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے باہمی الفت اور محبت پیدا کر دی اور محبت کیا ہے؟ کہ جنسی خواہش انسان کے اندر رکھی تاکہ انسان اپنی فطری خواہش کو ایک دوسرے کے ساتھ پورا کر سکے یا ایک دوسرے کو چاہنا محبت کرنا۔ جو کہتے ہیں **مَّوَدَّةً** کا تعلق جنسی محبت سے ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق جوانی سے ہے دوسرے اس کے معنی کہتے ہیں کہ عام محبت کہ اجنبی تھے بس دو بول بولے ہیں دستخط ہوئے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں ایسے لگتا ہے کہ بہت عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے اور بعض اوقات آپ دیکھیں کہ کبھی آپ بیٹھ کر اکیلے سوچیں کہ میرے شوہر کی شکل کیسی ہے یا شوہر سوچیں کہ میری بیوی کی شکل کیسی ہے تو کہتے ہیں صورت ایک دن اور سیرت ساری زندگی ایک آدھ دفعہ کے بعد پھر آپ سوچتے ہی نہیں ہیں قد چھوٹا ہے چہرا کیسا ہے آنکھیں کیسی ہیں وہ جھیل جیسی ہیں کہ نہیں ہونٹ گلاب کی پنکھڑی بنے کہ نہیں سب باتیں بس وقتی ہوتی ہیں پھر اس کے بعد تو یہی کہ اخلاق عادت مزاج آپس میں گھل مل کر بس محبت کے ساتھ رہتے ہیں تو یہ کیا ہے ؟ یہ محبت ہے آپس میں شوہر بیوی سے محبت کرتا ہے سارا وقت محبت کرتا ہے بیوی شوہر سے محبت کرتی ہے سارا دن تھکی ہو گھر کے کام کرے گی سودا سلف بھی لائے گی اور محبت کا یہ حال ہے اکثر شوہر ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں بیوی گاڑی چلا رہی ہوتی ہے کہتی ہے تھکا آیا ہے نوکری کر کے آئے ہیں تو محبت ہے نا آپس میں محبت سے چلائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ویسے تو مرد ہی چلائیں تو اچھا لگتا ہے اچھا دوسرا ہے یعنی گویا کہ عام محبت بھی مراد ہے اچھا دوسرا لفظ جو یہاں پر استعمال ہوا وہ ہے **وَرَحْمَةً** ، رحمت سے مراد کیا ہے ؟ روحانی تعلق یہ جو روحانی تعلق ہے یہ ازدواجی زندگی میں بتدریج اُبھرتا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ پروان چڑتا ہے پھر میاں بیوی ایک دوسرے کے خیرخواہ، ہمدرد ،غم خوار اور شریکِ رنج و راحت بن جاتے ہیں تو طرفین کے اندر جو ایک محبت کی خواہش ہوتی ہے اور دوسری رحمت اور ترحم کی خواہش ہوتی ہے آہستہ آہستہ یہ پروان چڑھتے چلے جاتے ہیں یہاں پہ اللہ تعالی نے کیا بتایا کہ میں نے سکون کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تمہارے اندر محبت بھی رکھ دی اور رحمت بھی رکھ دی جو یہ

کہتے ہیں کہ محبت سے مراد جنسی محبت ہے وہ کہتے ہیں کہ جوانی میں ہوتی ہے جنسی محبت پھر جب تھوڑا وقت گزر جاتا ہے تو پھر اس کے بعد یہی محبت بڑھاپے میں رحمت بن جاتی ہے اب جنسی خواہش ختم ہو گئی ہے خواہش نہیں ہے لیکن پھر بھی دونوں بوڑھا اور بڑھیا ایک دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے بڑھاپے میں بھی شوہر اجازت نہیں دیتا کہ اب تم چلی جاؤ ادھر ادھر کہیں بس میں تمہارے بغیر رہ نہیں سکتا یا یہ کہ کھانا نہیں کھانا کھانا پکا دیا ہے آپ نے رکھ دیا آپ کہیں چلے گئے ہیں اور اب یہ کہ انتظار ہو رہا ہے کہ میں نے سوچا کہ آئیں گے تو کھانا کھائیں گے اور آپ دیکھیں کہ بعض وقت گھر بھرا ہوا ہے سب گھر میں موجود ہیں لیکن والد محترم گھر آئے تو کہتے ہیں بچوں تمہاری ماں کدھر ہے ۔ لگتا ہے گھر کے اندر رونق ہی نہیں ہے تو فوراً ماں کی تلاش شروع کی جائے گی اچھا وہ بھاگی بھاگی آتی ہیں تو کہتے ہیں کوئی کام تو نہیں تھا ویسے ہی میں نے کہا اب تم گھر آجاؤ تو میں انتظار کر رہا تھا تو کیا ہے یہ رحمت ہے تو اللہ رب العزت کیا بتاتے ہیں کہ مستقل رفاقت کا جو رشتہ ہے وہ ایسا ہے کہ دو مختلف ماحولوں میں پلے ہوئے لوگ دو مختلف مزاج رکھنے والے عادتیں رکھنے والے اور خاندانی رسم و روایات قدریں بھی مختلف ہیں لیکن جب ایک بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو پھر محبت بھی ہو جاتی ہے اور پھر ایک دوسرے کے لئے رحیم اور شفیق بن جاتے ہیں تو اللہ تعالی کیا بتانا چاہتے ہیں کہ یہ میری رحمت ہے یہ میری نشانی ہے یہ اللہ کی قدرت کی بڑی خوبصورت نشانی ہے تو اس پر کیا کرو غورو فکر کرو اب جنسی جذبات ختم بھی ہیں لیکن آپس میں رحمت کے جذبات ہیں خود بوڑھی عورت سے کچھ نہیں ہوتا لیکن ایک دوسرے کا خیال رکھ رہے ہیں آپ دیکھیں کبھی بازار میں یہاں پہ جا کے دیکھیں یا گھروں کے اندر بھی دیکھیں ایک دوسرے کو پکڑ کر لے جا رہے ہیں اس کے لئے چائے بنا رہے ہیں اس کو کپڑے دے رہے ہیں یا استری کر رہے ہیں ایک دوسرے کے لئے اور زیادہ ایک دوسرے کے رفیق مؤنس غمخوار بن جاتے ہیں تو یہ کیا ہے یہ اللہ کی نشانی ہے ایسے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے۔ " **اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا** "اللہ ہمارے درمیان محبت ڈال دے اور ہمارے جو تعلقات ہیں ان کو آپس میں جوڑ دے ایک دفعہ میں عمرے پہ گئی بحرین کی بات ہے اور ایک عورت نے مجھے دعا بتائی کہنے لگی کہ میری بیٹی کے لئے دعا کرنا کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرنے لگے تو اس وقت اتنی سمجھ نہیں تھی یہ پتہ تھا کہ محبت ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن جب اس عورت نے یہ کہا تو اس کے بعد سے آج تک مجھے یہ بات کبھی بھولتی نہیں ہے مجھے یہ **دعا** بہت اچھی لگتی ہے **اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا**، کہ اللہ مجھے اس کی محبت دے اس کو میری محبت دے۔ ویسے یہ لمبی دعا ہے اس کا یہ ایک حصہ ہے تو کیا ہے۔ **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ** یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غوروں فکر کرتے ہیں پھر آپ دیکھئے کہ تیسری نشانی کیا ہے

آیت نمبر 22۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ

ترجمہ۔ اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش، اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانشمند لوگوں کے لئے

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے **خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ** آسمان و زمین کی پیدائش تو اس سے پھر کیا مراد ہے؟ بنانا یعنی **بَرَأَ** بھی پھر اس کے بعد **بَدَعَ** بھی اِس میں شامل ہے پھر اس کے بعد اس کے اندر **فَطَرَ** بھی شامل ہے اور پھر اس کے بعد کیا ہے **خَلْق** تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کیا؟

آسمانوں کا بنانا اور زمین کا بنانا کچھ بھی نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ اس کو وجود میں لایا آسمان و زمین کی تخلیق پھر اس کے بعد کیا ہے؟ **وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ** اور تمہاری زبانوں کا اختلاف کیا مطلب ہے؟ پیچھے کہا تھا تراب سے پیدا کیا پھر تم بشر بن گئے اور **تَنتَشِرُونَ** تم پھیل گئے اور دنیا میں ہر طرف انسان ہی انسان نظر آتے ہیں آپ کہیں چلے جائیں اور حال کیا ہوتا ہے کہ مختلف رنگ ہیں مختلف نسلیں ہیں مختلف قبیلے ہیں مختلف قومیں ہیں مختلف بولیاں بولتے ہیں لہجے مختلف ہیں تو کیا ہے؟ کہ تمہاری زبانوں کا اختلاف تو گویا کہ ایک مٹی سے پیدا ہونے والے اس کے بعد ظاہری طور پر دیکھیں زبان سب کے پاس ایک ہی ہوتی ہے یہ جو گوشت کا لوتھڑاہے سب کے پاس ایک زبان ہوتی ہے منہ بھی ایک ہی ہوتا ہے ظاہری طور پر آپ دیکھیں تو کوئی خاص فرق اس میں نہیں ہوتا دماغ بھی ایک ہی سب کو ملتا ہے ہاتھ پاؤں باقی جسم ایک ہی ہے لیکن زمین کے مختلف حصوں میں تمہاری زبانیں مختلف ہیں ایک ہی زبان بولنے والے جو مختلف علاقوں میں رہتے ہیں مختلف شہروں میں مختلف بستیوں میں رہتے ہیں ان کی بولیاں مختلف ہیں مثلاً آپ پنجابی کو دیکھیں جو جہلم کی طرف پنجابی بولتے ہیں جو پنڈی کی طرف بولتے ہیں وہ مختلف ہے جو سرگودھا کی طرف بولتے ہیں وہ مختلف ہے فیصل آباد کا علاقہ لے لیں تو مختلف ہے آپ گجرات ، گجرانوالہ کی طرف چلے جائیں سیالکوٹ تو پنجابی سب کی مختلف ہے آپ ملتان کی طرف آجائیں ڈیرہ غازی خان کی طرف تو یہ مختلف ہے۔ مختلف بولیاں بولتے ہیں لہجہ تلفظ طرز گفتگو مختلف ہے ۔تو کیا ہے؟ یہ زبانوں کا اختلاف۔ آپ انگریزی کو دیکھ لیں ولایت کی انگریزی کا لہجہ مختلف ہے امریکہ کی انگریزی مختلف ہے۔ اب آپ دیکھیں ایک ہے لفظ ہے شیڈول اور سکیجول۔ امریکن سکیجول بولتے ہیں اور برطانیہ والے شیڈول ہجے دونوں کے ایک ہی ہے اور لہجہ بھی ولایت کا مختلف ہے اور امریکن کا مختلف ہے تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے یہ کوئی عام بات نہیں ہے یہ لب و لہجے کا اختلاف زبانوں کا اختلاف اور آپ زبانیں دیکھیں دنیا میں کتنی زبانیں ہیں اور آج کے اس دور میں جو زیادہ زبانیں جانتے ہیں مثلاً اگر آپ کو صرف انگریزی آتی ہے تو آپ کو 14 ڈالر گھنٹہ میں نوکری مل رہی ہے اگر آپ کہتے ہیں کہ نہیں مجھے ساتھ میں فرینچ بھی آتی ہے تو چودہ کے فوراً 24 ہو جائیں گے 28 ڈالر ہو جائیں گے. مجھے پچھلے دن ایک عورت سے ملاقات ہوئی تو کہتی ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ اپنی بچی کو فرینچ سکول میں داخل کروا دوں تو میں نے پوچھا کہ کیوں کہنے لگی میں اس لئے داخل کروانا چاہتی ہوں کہ بعد میں جب نوکری ملتی ہے تو جو صرف انگریزی جانتا ہے اس کو تو کم تنخواہ ملتی ہے اور جو یہ فرینچ بھی جانتا ہے اس کو دوہری تنخواہ ملتی ہے اسی طرح آپ امریکہ میں چلے جائیں تو وہاں پہ کیا بولا جاتا ہے فرینچ کی بجائے ہسپانوی زبان انگریزی کے ساتھ بولی جاتی ہے وہاں کی خاص زبان ہے۔ تو جو فرینچ جانتا ہے یہاں پہ یا امریکہ کی طرف جو ہسپانوی زبان جانتا ہے تو اس کی تنخواہ زیادہ ہوتی ہے۔ تو ہم کیا کرتے ہیں ہم ان چیزوں سے دنیا کے فائدے لیتے ہیں لیکن یہ کیا ہے یہ اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے اس پہ غور و فکر کرنا چاہئے **وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ** اور تیسری بات کیا کہی **وَأَلْوَٰنِكُمْ** اور تمہارے رنگوں کا اختلاف تو آپ اس کو کیسے پڑھیں گی **وَٱخْتِلَٰفُ أَلْوَٰنِكُمْ** تمہارے رنگوں کا اختلاف اب آپ دیکھیں کہ مٹی ایک ہے بناوٹ کا فارمولا بھی ایک ہے ایک ہی ماں کے پیٹ سے بچے بن کر باہر نکلتے ہیں لیکن رنگ میں فرق ہے ایک ہی ماں باپ کے دو بیٹوں کا رنگ بالکل مختلف ہوتا ہے اب ہو سکتا ہے کہ سب سفید ہوں لیکن سفیدی میں بھی فرق ہوگا ہو سکتا ہے سب بھورےہوں لیکن بھورے میں بھی فرق ہوگا ہو سکتا ہے سب کالے ہوں لیکن کالے میں بھی فرق ہوگا تو کیا ہے بہت قسمیں ہیں اور آپ دیکھیں کہ صرف انسانوں کا رنگ نہیں جانوروں کا رنگ دیکھ لیں آپ نے ابھی دنبے ذبح کیے تھے عید گزری مختلف رنگ کے دنبے اور ایک رنگ کے اندر بھی

کئی رنگ ہیں پھر آپ دیکھیں کہ آپ حیوانوں کو چھوڑیں آپ نباتات کو دیکھیں زمین میں سے نباتات نکلتی ہے رنگ مختلف ہیں آپ گلاب کے پھولوں کو دیکھ لیں کتنے رنگ ہیں کہیں گلاب کا سرخ پھول ہے کہیں سفید ہے کہیں پیلا ہے کہیں گلابی ہے بڑا تنوع ہے آپ پتوں کو دیکھ لیں پتوں کے رنگ کتنے خوبصورت ہیں۔ اتنے پتے ہم نے کبھی پاکستان میں نہیں دیکھے تھے جو امریکہ میں اور یہاں کینیڈا میں آ کے دیکھنے کا اتفاق ہوا اور پھولوں کی بہار تو دیکھتے ہی ہیں لیکن جب درختوں کے پتے رنگ تبدیل کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں ؟ خزاں ۔ تو اس میں آپ کبھی نکل کر پتوں کا رنگ دیکھیں ایسے لگتا ہے پھولوں کی طرح ہے بڑا خوبصورت لگتا ہے تو کیا کریں اس آیت کی تلاوت کریں اور ایسی آیتیں جس میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔(**أَفَلَمْ يَسِيرُواْ** ،**أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ)** کیا یہ لوگ چلے پھرے نہیں یا یہ میری نعمتوں کی طرف غور و فکر نہیں کرتے۔ اور پھر ایسی غور و فکر کریں نہیں جیسی میں اور آپ کرتے ہیں جاتے ہیں تصویریں بنا لیتے ہیں اور پھر کچھ اپنی گھر سے پکا کے چیزیں لے جاتے ہیں کچھ وہاں پہ ہم بار بی کیو کر لیتے ہیں اور کھیل کر اورکھا پی کے گھر واپس آ جاتے ہیں نہیں غور و فکر کریں اور غور و فکر کا مقصد کیا ہے؟ توحید کو پانا اور آخرت کی تیاری کرنا کہ جس رب نے یہ کچھ اتنا تنوع ،اتنی قسمیں ،اپنے رنگ میں اور اپنی ساخت میں دو پتے ایک جیسے نہیں ہیں تو اس رب نے مجھے ایسے ہی تو نہیں بنا دیا مجھے ایسے چھوڑ تو نہیں دے گا وہ ضرور میرا حساب کتاب لے گا تو مجھے ایک اچھا مسلمان بن جانا چاہئے یہ ہے اس کا مقصد۔ جب ایک درخت کے دو پتوں میں بھی پوری مشابہت نہیں ہے اور یہ جو اتنی بڑی تخلیق ہے پوری دنیا کے اندر ڈھل ڈھل کر نکل رہی ہے بچے ہیں ،پتے ہیں ،پودے ہیں ،پھول ہے، انکے نقش و نگار ان سب چیزوں کا فرق ہے۔ ہر روز ایک نئے انداز بھی ہمیں نظر آتی ہے۔ **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّلْعَـٰلِمِينَ** یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں **عَٰلِمِينَ** کے لئے اور عالمین کون ہیں؟ علم رکھنے والے۔ علم رکھنے والے کون ہوتے ہیں؟ جو عقل مند ہوتے ہیں، جو دانش مند ہوتے ہیں تو یہاں پہ اللہ تعالی نے اس آیت قدرت میں جو متعدد چیزیں گنی ہیں اس میں آسمان، زمین ،زبانوں کا اختلاف یعنی اختلاف **أَلْسِنَ** اور اختلاف **وَأَلْوَٰنِ** اب **أَلْوَٰن** میں یہ بات یاد رکھیں یہ لون کی جمع ہے رنگ کے لئے قرآن میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں ایک صبغہ کا اور ایک لون کا۔ جو صبغہ رنگ ہوتا ہے وہ چڑھایا جاتا ہے **صِبْغَةَ اللهِ** بندگی کا رنگ ہمیں اپنے اوپر چڑھانا چاہئے لیکن لون کونسا جو قدرتی رنگ ہوتا ہے سرخ ،سبز، نیلا، پیلا جو مختلف رنگ ہیں جو قدرتی رنگ ہوتے ہیں ان کے لئے استعمال ہوتا ہے تو تمہارا یہ جو کچھ بھی ہے اس میں ایک بہت بڑی نشانی ہے علم رکھنے والوں کے لئے اور علم رکھنے والے کیا کرتے ہیں وہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں

آیت نمبر 23۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ
ترجمہ۔ اور اُس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو (غور سے) سُنتے ہیں

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم یہ کونسی نشانی ہے ؟ نشانی نمبر چار اصل میں ہر آیت کو مکمل کریں تو پہلی میں انسان کی تخلیق مٹی سے پیدا کیا وہ نشانی ہے دوسری میں میاں بیوی کا مٹی سے بننا اور پھر اس کے اندر تین باتیں ہیں اور تیسری جو نشانی تھی اس میں اللہ تعالی نے اپنی تخلیق پر توجہ دلائی ہے۔ تخلیق نشانی ہے جس میں آسمان زمین رنگ اور زبانوں کا اختلاف ہے۔ آیت نمبر چار جو قدرت کی چوتھی نشانی ہے اور اس میں چیزیں بہت سی آ سکتی ہیں اور وہ کیا ہے؟ **وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ**اور تو اس کی نشانیوں میں سے ہے **مَنَامُكُم** کیا ہے؟ یہاں پہ مصدر ہے نوم سے ہے نیند کے لئے آتا ہے اور

سونا کب ہے؟ **بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ** رات کو بھی اور دن کو بھی تو اب یہاں پہ اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ نیند اللہ کا بہت بڑا عطیہ ہے اور اب یہاں پہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عام طور پہ اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں؟ **وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا (). وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (10,11**- سورت النباء) اور رات کو پردہ پوش۔ اور دن کو معاش کا وقت بنایا۔ یہاں پہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہا کہ تمہارا سونا رات کو بھی اور دن کو بھی اب اس کا یہ نہیں مطلب کہ آج کے بعد آپ دن کو بھی سوتے چلے جائیں تو پھر اس کا مطلب کیا ہے؟ کہ اگر کوئی ضرورت کے مطابق دن میں سوتا ہے تو کوئی گناہ کی بات نہیں ہے لیکن پسندیدہ کیا ہے رات کو سویا جائے اور دن کو اللہ کا رزق تلاش کیا جائے کام کیا جائے لیکن جیسے دن کے وقت ،دوپہر میں قیلولہ کرنا یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور قیلولہ کا مطلب یہ نہیں بہت سے گھنٹے سونا بلکہ کیا ہے کہ کچھ دیر آپ آرام کرلیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ چاشت کے سونے کو ناپسند کرتے تھے اور دوپہر کے سوا دن کے کسی حصے میں بھی وہ سونے کو پسند نہیں کرتے تھے یعنی دوپہر میں کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے اور زیادہ تر قرآن میں یہی بات کہی گئی ہے کہ آپ رات کے وقت سوئیں اور دن کے وقت اللہ کا رزق تلاش کریں تو دن اللہ نے کام کرنے کے لئے بنایا اور رات اللہ نے آرام کے لئے بنائی لیکن یہاں پہ کیا کہا جا رہا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات اور دن کو سونا **وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ** اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا تو ایک روایت کیا ہے **مَنَامُكُم بِٱلَّيْلِ** رات کو سونا اور **وَٱلنَّهَارِ** دن کے وقت کیا کرنا ہے **وَٱبْتِغَآؤُكُم** اس کو تلاش کرنا اور انسانوں کا تلاش کرنا کیا **مِّن فَضْلِهِۦٓ** اس کے فضل کو فضل کے معنی کیا ہے؟ اسبابِ معاش، اسبابِ روزگار تو روزگار کے جو اسباب ہیں ان کو تلاش کیا جائے اور معاش کی جائے تو یہ بھی اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے تو اصل بات کیا ہے کہ رات اللہ تعالی نے آرام کے لئے پیدا کی اور دن اللہ تعالی نے معاش کے لئے پیدا کیا اور اب آپ دیکھیں کہ رات کے وقت انسان کیا کرتا ہے کہ بہت زیادہ کام کرنا چاہتا ہے تو پھر بھی اس کو نیند آتی ہے۔ نیند تو کہتے ہیں کہ سولی پہ بھی آجاتی ہے اور کوئی فوت ہو جاتا ہے آپ اس کے غم میں بہت زیادہ غم زدہ ہیں کسی کا ماں کسی کی باپ کسی کا بھائی کسی کی بہن کسی کا شوہر کسی کی بیوی بہت قریبی رشتے فوت ہو گئے اور لگتا ہے کبھی سوئیں گے نہیں نا اتنے غم زدہ ہوتے ہیں کبھی کھائیں گے نہیں، کبھی نوکری پہ نہیں جائیں گے، نوکری چھوڑ دی کام کرنا چھوڑ دیا سارا کچھ چھوڑ دیا لیکن ہوتا کیا ہے ؟کتنے دن کتنا عرصہ اور آپ کتنی دن نہیں سوتے ایک دن ایک رات پھر یہ کہ آپ بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے ہوتے ہیں بیٹھے بیٹھے سو رہے ہوتے ہیں تو کیا ہے ؟کہ یہ فطرت ہے، جیسے میاں بیوی ایک دوسرے کی ضرورت ہیں کون سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں نکاح نہیں کرنا تو کیا ہے نکاح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے کون سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ میں مسلسل جاگنا چاہتا ہوں۔ نہیں نیند یہ انسان کی طبعی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں یہ میری نشانی ہے میں نے نازل کر دیا ہے اسی طرح ہاتھ پاؤں جوڑ کے بیٹھنا نہیں چاہئے بلکہ کیا کرنا چاہئے تحصیلِ معاش کے لئے محنت اور مشقت کرنی چاہئے تلاشِ معاش جو ہے وہ تلاش کرنا چاہئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جیسے جہاد کے علاوہ مجھے موت کس حال میں آئے کہ میں رزقِ حلال تلاش کر رہا ہوں تو مجھے اس میں پھر موت آ جائے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کیا خواہشات تھیں ایک وہ شہادت چاہتے تھے دوسرا وہ کیا چاہتے تھے مدینہ کے اندر چاہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے شہر کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے تو اللہ نے ان کی دونوں خواہشیں پوری کر دیں۔ تو بہرحال یہ بھی اللہ کی بہت بڑی نشانی ہے آرام بھی کرنا رات کے وقت اور دن کو تلاشِ روزگار کرنا **وَٱبْتِغَآؤُكُم مِّن فَضْلِهِۦٓ** اللہ کا فضل تلاش کرنا اچھا اب ہمیں اپنی اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے وہ لوگ جو راتوں کو جاگتے ہیں اور دن میں سوتے ہیں یہ پسندیدہ

نہیں ہے اور ایک **حدیث** میں نے آپ کو پہلے بھی سنائی تھی **مفہوم حدیث** کہ صبح کے وقت جو سوتا ہے اس سے رحمت برکت چھین لی جاتی ہے تو اس کے دن کے اندر سے برکت کم ہو جاتی ہے۔ تو بوڑھوں سے بزرگوں سے ہم بھی یہ بات سنتے تھے جب یہ حدیث پڑھی تو بہت ہی دل کو سکون بھی ہوا اور پھر کیا ہے کہ فطرت کے قریب آنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے رات دیر تک جاگنا اور صبح دیر تک سونا ایک مسلمان کی زندگی کی اٹھان نہیں ہو سکتی اپنے گھروں کا نظام ایسا ترتیب دینا چاہئے کہ جلدی سوئے پھر جلدی اٹھے تو ہو سکتا ہے تہجد نصیب ہو جائے اٹھیں گے تو فجر کی نماز پڑھیں گے۔ جب دیر سے سوتے ہیں آج دس محرم کا روزہ کتنے لوگوں نے رکھا ہے ماشاءاللہ پوری کلاس نے تقریباً روزہ رکھا ہے تو اب آپ سوچیں کہ جو لوگ ایک یا دو بجے سوئے ہیں اب صبح اٹھنا کتنا ان کے لئے مشکل ہے اور پھر یہ کہ ماشاءاللہ بہت سے گھروں میں بچوں نے بھی ساتھ روزہ رکھا ہے کہ ماں باپ تربیت دیتے ہیں تو بچے نیک کام کرتے ہیں تو اگر بچے جلدی سو جائیں تو حفظ کرنے کا کام صبح کریں گے تو جلدی یاد ہوگا۔ آپ گھر کا کام کریں گے وہ بھی جلدی ہوگا اور آپ کوئی بھی اچھا کام کرنا چاہتے ہیں تو صبح کے وقت میں برکت بھی ہوتی ہے اور کام بہت سا سمٹ جاتا ہے تو ہمیں اپنی صبح کی ابتدا فجر سے کرنی چاہئے تو یہ ہے نشانی جس پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے اور اسی طرح تلاش معاش کے لئے صبح جانا چاہئے چڑیاں بھی صبح صبح اٹھتی ہیں یہاں کے کافر لوگ بھی صبح اٹھ کر جاتے ہیں ہاں اگر کسی کو دن کی نوکری نہیں مل رہی رات کی مل گئی ہے تو مجبوری ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر اپنی پسند کے ساتھ دن کا کام ہو تو رات آرام کے لئے ہونی چاہئے **إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ** یقیناً اس میں بہت سی نشانی ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور سے سنتے ہیں یہاں پر **يَسْمَعُونَ** کہا **أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ** کیوں نہیں کہا اصل میں رات کے وقت آپ سنتے زیادہ ہیں۔ کیونکہ رات ہوگئی آپ تھک جاتے ہیں اور پھر بعض وقت بستر پر لیٹ جاتے ہیں دوسرے لوگ باتیں کر رہے ہیں آپ ان کی باتیں سن رہے ہیں دوسری بات ہمیں یہ پتہ چلتی ہے کہ اللہ کے قریب ہونے کے اور علم حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہیں اور وہ کون کون سے ہیں سب سے پہلا جو ہے وہ سننا ہے مثلاً آپ بستر پر لیٹے ہوئے ہیں آپ اٹھنا چاہتے ہیں آنکھیں آپ بعد میں کھولتے ہیں سب سے پہلے آپ سننا شروع کر دیتے ہیں سب سے پہلے آپ کیا کرتے ہیں آپ سنتے ہیں پھر دوسرے نمبر پر کیا کرتے ہیں آپ پڑھتے ہیں آنکھیں کھول رہے ہیں آپ دیکھتے ہیں آپ یاد کرتے ہیں تو علم کے مختلف درجے ہیں حضرت **فضیل بن عیاض** رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ علم کے پانچ درجے ہیں پہلا یہ کہ انسان خاموش رہنا سیکھے(کلاس میں اگر آپ بول رہے ہوتے ہیں اور استانی پڑھا رہی ہوتی ہے جو بول رہے ہوتے ہیں وہ تو بول رہے ہوتے ہیں جو سننا بھی چاہتے ہیں سمجھنا بھی چاہتے ہیں وہ بھی کچھ سمجھ نہیں سکتے کیونکہ باقی بول رہے ہیں) تو ادب کے قرینوں میں سے پہلا قرینہ کیا ہے کہ خاموشی۔ تعلیم کے درجوں میں سے پہلا درجہ کیا ہے کہ طالب علم اپنے اندر خاموشی پیدا کرے دوسرا کیا ہے کہ توجہ سے سنے اور پھر تیسرا کیا ہے جو سنے اس کو یاد کرے اور چوتھا کیا ہے اس پر عمل کرے اور پانچواں کیا ہے پھر اس کو پھیلانا شروع کردے تو بہرحال یہاں پہ علم کے درجوں کی بات تو نہیں ہو رہی یہاں پہ بات ہو رہی ہے رات اور دن کی اور نشانی کیا ہے کہ سننے والوں کے لئے جو غور سے سنتے ہیں اس کے لئے بہت بڑی نشانی ہے پھر پانچویں آیتِ ہمارے سامنے آرہی ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہے

آیت نمبر 24۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

ترجمہ۔ اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی اور آسمان سے پانی برساتا ہے، پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے یقیناً اِس میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں

يُرِيكُمُ ٱلْبَرْقَ کہ وہ دکھاتا ہے تم کو بجلی اب دیکھیں **يُرِيكُمُ** دکھاتا ہے تم کو تو بجلی جب دکھاتا ہے تو بجلی کو دیکھ کر ہوتا کیا ہے **خَوْفًا وَطَمَعًا** دو کیفیتیں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں ایک خوف کی اور دوسری طمع کی تو خوف جو ہے وہ کس چیز کا ہوتا ہے کہ بجلی کی چمک دیکھی اور فوراً خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ گر تو نہیں جائے گی کہیں یہ مجھ پر آ تو نہیں جائے گی تو اس بجلی سے نقصان پہنچنے کا ایک خطرہ محسوس ہوتا ہے اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کیونکہ بجلی جب چمکتی ہے اس کی جب کڑک پیدا ہوتی ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے؟ کہ انسان کو ایک خوف محسوس ہوتا ہے انسان اس سے ڈرنا شروع ہو جاتا ہے اور بہت سے علاقوں میں آپ دیکھیں کہ بجلی گرتی ہے بعض اوقات لوگ مر بھی جاتے ہیں پھر دوسری کیفیت کیا ہے کہ ایک طمع اور طمع سے کیامراد ہوتا ہے کہ ایک امید لگتی ہے ایک خواہش ہوتی ہے اور خواہش کیا ہوتی ہے کہ بارش ہوگی یہ جو بجلی چمک رہی ہے اب لگ رہا ہے کہ بارش آنے والی ہے بارش آئے گی تو فصلیں تیار ہوں گی فصلیں تیار ہوں گی تو پھر کیا ہے کہ آپ کے گھر میں بھی پھل پھول غلہ بہت سے چیزیں وہ آپ کو میسر آئیں گی تو یہ بہت بڑی نشانی ہے **وَيُنَزِّلُ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً** اور وہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے **وَيُنَزِّلُ** اللہ اتارتا ہے خود بخود نہیں آتا پانی اللہ برساتا ہے **فَيُحْىِۦ بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ** پھر اس کے ذریعے سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے بنجر زمین، مردہ زمین ہے اور وہ کیا کرتی ہے کہ وہ زندہ ہو جاتی ہے اس میں پھل پھول اگنے لگتے ہیں زمین کی صلاحیت وہ بارآور ہوتی ہے پودے لہلہا اُٹھتے ہیں زمین سونا اُگلنے لگتی ہے پہلے مردہ تھی بنجر تھی بےآباد کچھ بھی نہیں تھا **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ** یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھنے والے ہیں اب آپ دیکھیں کہ عقل مند اور ہم عقل مند کسے سمجھتے ہیں؟ جو دنیا دار لوگ ہوتے ہیں فریبی جھوٹے مکار چالاکیاں کرنے والے دوسروں کا حق چھیننے والے دوسروں کو ان کا حق نہ دینے والے اور ہر طرف بس اپنا ہی آپ ان کو نظر آتا ہے۔ اپنے نفس کی پوجا شیطان کی پوجا کا نام ہےاور ہم کہتے ہیں بڑا عقل مند ہے لیکن اللہ تعالیٰ عقل مند کسے کہتے ہیں جو اردگرد کی نشانیوں کو دیکھ کر اللہ کو پا لے اللہ کے نزدیک ڈرنے والے کون ہوتے ہیں جو کہ اللہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں تو خوف اور طمع ہےتو عقلمند ہے تو اس بات سے پتہ کیا چلتا ہے کہ کائنات کی نشانیاں دیکھ کر ہمیں اللہ کے اپنے آپ کو قریب کرنا چاہئے اور پھر چھٹی آیت قدرت کون سی ہے اور یہ جو آیت ہے نا یہ درحقیقت پہلی سب آیات کا نچوڑ ہے سب آیات کا حاصل ہے سب آیات کا مقصد ہے اسی کو سمجھانے کے لئے پہلی پانچ آیات قدرت کا ذکر ہے اور آگے بھی مزید ذکر ہوگا اور وہ کیا ہے؟

آیت نمبر 25۔ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ

ترجمہ۔ اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جونہی کہ اُس نے تمہیں زمین سے پکارا، بس ایک ہی پکار میں اچانک تم نکل آؤ گے

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَن تَقُومَ ٱلسَّمَآءُ وَٱلْأَرْضُ بِأَمْرِهِۦ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ کھڑا ہے آسمان اور زمین آسمان اور زمین قائم ہیں عجیب بات ہے کہ آسمان اتنا بڑا اتنا بلند اتنے عرصے سے کبھی گراہی نہیں اور زمین اتنا عرصہ ہو گیا وہ زمین جو لوہے کی طرح سخت نہیں ہے جو پتھر کی طرح سخت نہیں ہے جو پانی کی طرح مائع نہیں ہے بلکہ دونوں کے درمیان کیسی کیفیت ہے نہ بہت سخت نہ بہت نرم تاکہ انسان کی زندگی اس پر وجود میں آسکے اور یہ آسمان کا وجود اور یہ زمین کا وجود یہ کیا ہے؟ یہ دونوں جو قائم ہیں **تَقُومَ** کس معنی میں ہے؟ قائم ہیں مسلسل عظیم الشّان یہ دو اللّٰہ کی نشانیاں جو ہیں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہے کہ آسمان تھوڑا سا گر گیا ہے یا زمین تھوڑی سی ہٹ گئی ہے یا اس نے چلنا شروع کر دیا دونوں قائم ہیں کیوں قائم ہیں؟ **بِأَمْرِهِۦ** اُس کے حکم سے اگر اللّٰہ کا حکم نہ ہوتا تو نہ آسمان کا نظام قائم ہوتا نہ سورج نکلتا نہ ستارے نکلتے نہ بادل آتے نہ بارش ہوتی کچھ بھی نہ ہوتا آسمان اور زمین جو دونوں قائم ہیں **بِأَمْرِهِۦ** اُس کے حکم سے تو جب تک اللّٰہ کا حکم ہے یہ کائنات کا نظام قائم ہے اور یہ کب ختم ہوگا؟ **ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً** پھر جب قیامت آئے گی پھر جب اللّٰہ تعالیٰ اس کی توڑپھوڑ کا حکم دیں گے ثُمَّ پھر ثُمَّ کے معنی کیا ہیں؟اس کے معنی یہاں تراخیِ زمان اور مکان بھی ہیں پھر نہ زمانہ رہے گا اور نہ ہی جگہیں رہیں گی **ثُمَّ** جیسے ایک کہانی بیان ہو رہی ہو تو کبھی اس کو مختصر کرنے کے لئے کبھی اس کی وسعت بیان کرنے کے لئے کہ **ثُمَّ** پھر بعض اوقات مختصر ہوتا ہے بعض اوقات تفصیل ہوتی ہے آپ پڑھتی ہیں۔ آپ کسی کو کوئی بات بتا رہی ہیں بتاتے ہوئی کہتی ہیں کہ اچھا پھر اصل میں پھر ہوا یہ تو یہاں پر بھی کیا ہے کہ یہ آسمان زمین اور پوری اللّٰہ کی جو قدرت کی نشانیاں ہیں اس پہ آپ غور کریں اور پھر اللّٰہ رب العزت کیا فرماتے ہیں ثُمَّ کے معنی کیا ہیں؟ کہ پھر ہوتا کیا ہے کہ جب اللّٰہ تمہیں پکارے گا جب اللّٰہ تمہیں بلائے گا اور تم اللّٰہ کی طرف بھاگے چلے آوگے **إِذَا دَعَاكُمْ** جب وہ تمہیں پکارے گا جونہی اس نے تمہیں پکارا **دَعَا** کیا ہے پکار جیسے آپ دیکھئے میں کیا ہے کہ **يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ()أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً () قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ () فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ () فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ (10-14**-سورت النازعات) **یہ** لوگ کہتے ہیں "کیا واقعی ہم پلٹا کر پھر واپس لائے جائیں گے؟ کیا جب ہم کھوکھلی بوسیدہ ہڈیاں بن چکے ہوں گے؟" کہنے لگے "یہ واپسی تو پھر بڑے گھاٹے کی ہوگی!" حالانکہ یہ بس اتنا کام ہے کہ ایک زور کی ڈانٹ پڑے گی اور یکایک یہ کھلے میدان میں موجود ہوں گے۔ کیا کہا گیا **زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ** ، **فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ** سارے ایک میدان میں فوراً جمع ہو جائیں گے کوئی یہ نہیں کہے گا ابھی نہیں جیسے کہ ابھی تو اذان کے لئے مؤذن آواز دیتا ہے **حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ** موذن کہتا ہے **"الصلاۃ خیرمن النوم"** آتے ہی نہیں ہیں چلتے ہی نہیں ہیں اور بھی اللّٰہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ فَلَاح اس طرف ہے لوگ سنتے ہی نہیں کان دھرتے ہی نہیں لیکن جب اللّٰہ تب پکارے گا ایسی ڈانٹ ہوگی ایسا صور پھونکا جائے گا کہ لوگ اللّٰہ کی طرف بھاگنا شروع ہو جائیں گے جس میدان میں ان کو جمع کرنے کا حکم ہوگا تو اُس وقت لوگ کیا کریں گے **ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً** جب وہ پکارے گا تم کو اُس کا پکارنا **مِّنَ ٱلْأَرْضِ** زمیں سے پکارا ہے **إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ** بس فوراً اُسی وقت تم نکل کھڑے ہوگے یہاں پہ جو **إِذَآ** آیا ہے یہ **فجائیہ** ہے اچانک فوراً ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر کوئی بھی بات کیے بغیر فوراً لوگ اللّٰہ کی طرف جانے کے لئے بھاگ کھڑے ہوں گے مثلاً آپ دیکھیں کہ یہ آسمان ہے یہ زمین ہے اللّٰہ رب العزت اس کے بارے میں یہاں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ قائم ہے اور جیسے کہا **وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ()وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ () إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (11-13**- سورت الطارق) بارش والے آسمان کی قسم ہے اور پھٹنے والی زمین کی قسم ہے بے شک یہ قرآن دو ٹوک فیصلہ کرنے والا ہے۔ پھر آپ دیکھیں کہ اللّٰہ رب العزت آسمان اور زمین کے بارے میں کیا کہتے ہیں **إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ()**

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ () وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ () وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ () وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ(1-5- سورت الانشقاق) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اپنے رب کا حکم مانے)۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اس کی تعمیل کرے)۔ کیا بات پتہ چلی؟ جب آسمان پھٹ جائے گا ابھی قائم ہے پھٹا ہوا نہیں ہے اتنا عرصہ ہو گیا پھٹا ہی نہیں ہے گرتا ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے پھٹنا نہیں ہے گرنا نہیں ہے اور اس وقت کیا ہوگا؟ اس وقت آسمان دروازے دروازے ہو جائے گا **أَبْوٰبًا** اور وہ اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق ہے اور جب زمین کو پھیلا دیا جائے گا اور اس میں جو کچھ ہے اسے وہ اگل دے گی **وَتَخَلَّتْ** خالی ہو جائے گی جس نے چوری کی جس نے چکاری کی جھوٹ بولا زنا کیا قتل کیا اس کے اندر کسی کو قتل کر کے چھپا دیا یا کچھ خزانے کسی سے چھینے اور چھپا دیئے کچھ بھی ہے اچھا برا جو بھی زمین خالی کر دے گی **وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ** تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں آج یہ قائم ہیں آسمان اور زمین یہ اللہ کے حکم سے ہیں ایک وقت ایسا ہوگا کہ جب اللہ پکارے گا جب صور پھونکا جائے گا تم اللہ کی طرف بھاگ کھڑے ہوگے **إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ** نکلو گے نہیں تمہیں نکال باہر کیا جائے گا نکل آوگے تو پھر ہونا کیا چاہئے مقصد کیا ہے؟ جو چھٹی آیت ہے اس میں اللہ رب العزت نے چھٹی آیتِ قدرت میں کیا بات سمجھائی ہے اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ لوگوں تمہیں آخرت کی تیاری کرنی چاہئے اللہ سے ملاقات کی تیاری کرنی چاہئے دنیا کی زندگی کو اپنا سب کچھ نہ سمجھ لو اور اہل مکہ کیا کر رکھا تھا انہوں نے دنیا کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور آج افسوس مسلمان بھی دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں تو ساری نشانیاں جس کی طرف ایک ایک کر کے غور و فکر کی دعوت دی تو کیوں دعوت دی **إِذَآ أَنتُمْ تَخْرُجُونَ** لوگوں تم اس کو مت بھول جاؤ جب تم اللہ کے دربار میں حاضر ہوگے کس حال میں آوگے کیا حال ہوگا؟ **إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ () وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ () وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ () وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ () عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ** (1-5- سورت الانفطار) جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور جب تارے بکھر جائیں گے۔ اور جب سمندر پھاڑ دیے جائیں گے۔ اور جب قبریں کھول دی جائیں گی۔ اُس وقت ہر شخص کو اُس کا اگلا پچھلا سب کیا دھرا معلوم ہو جائے گا۔ تو اس وقت کیا ہوگا ؟ لوگ اللہ کے پاس جب آئیں گے تو **عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ**. ہر ایک کا اگلا پچھلا کیا دھرا سب اس کے سامنے لاکر پیش کر دیا جائے گا تو کرنا کیا چاہئے آخرت کی تیاری کرنی چاہئے۔ آپ سورت الروم کے اندر دیکھیں تو **اٰيٰتٍ** لفظ بہت بار آیا ہے پیچھے آپ نے ایک سورت پڑھی تھی اس میں رحم کا لفظ بہت دفعہ آیا تھا تقوی کا لفظ سورت البقرہ میں آپ دیکھیں کہ بہت دفعہ آتا ہے تو یہاں پہ آپ دیکھیں۔ **اٰيٰتٍ** لفظ بہت دفعہ آیا اس کو آپ گنیں کتنی دفعہ آیا اور مقصد کیا ہے؟ اللہ کے قریب ہونا اور ان ساری آیتوں کا نچوڑ کیا ہے جو اگلی آیت سے جڑا ہوا ہے

آیت نمبر 26۔ وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ
ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں اُس کے بندے ہیں، سب کے سب اسی کے تابع فرمان ہیں

وَلَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں **كُلٌّ لَّهُۥ** سب کے سب اسی کے ہیں **قَٰنِتُونَ** تابع فرمان آسمان اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے ہیں اس کی بندگی کرتے ہیں **وَلَهُۥ** اسی کے ہیں تو ایک ہوتا ہے شریعی حکم اور ایک ہوتا ہے تکوینی حکم تکوینی کیا ہے **؟كُنْ**

فَيَكُون سورج چاند ستارے یہ باقی سب چیزیں اللہ کے تکوینی حکم کے تحت اللہ کی بندگی کر رہے ہیں سورج یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں تھکا ہوں میں نہیں آج نکل سکتا جیسے ہم چھٹی کر لیتے ہیں کہ کل کلاس میں نہیں جائیں گے رات کو دیر ہو گئی تھی میں بڑی تھک گئی تھی یا کوئی بھی کام نہیں کرنا چاہتے آج کھانا نہیں پکانا انسان اپنی مرضی کرتے ہیں نماز پڑھنے کے لئے نہیں اٹھتا قرآن کو ابھی تک سمجھا ہی نہیں لیکن سورج چاند ستارے کائنات کا ذرہ ذرہ یہ اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اللہ کی بندگی کا پابند ہے اس میں یہ کمی بیشی نہیں ہو سکتی مسلسل اس کو اللہ کی بندگی کرنی ہے زمین کو بھی بس زمین یہ نہیں ہے کہ چلنا شروع ہو جائے پھٹنا شروع ہو جائے لوگوں کو گرانا شروع کر دے کچھ بھی کرے نہیں آسمان اور زمین اور جو کچھ آسمان زمین کے اندر ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب اللہ کی بندگی کرتے ہیں سب اللہ کی حمد اور کبریائی بیان کرتے ہیں اے اشرف المخلوقات میں سے سب سے افضل اور اعلی تم کہاں رہ گئے تم کہاں کھو گئے یہ ساری دنیا تو تمہارے لئے بنائی تھی لیکن تمہیں اپنے لئے بنایا تھا اور جو کچھ تمہیں بنا کر دیا کہ تم اس سے دل بہلاؤکھیلو کھاؤ پیو مزے کرو تم اسی میں مزے کرنے میں اتنے مصروف ہوگئے پھر مجھے ہی بھول گئے یہ ہے پیغام جو اللہ تعالیٰ دینا چاہتے ہیں آپ اپنے بچوں کو کھلونیں لاکے دیتے ہیں طرح طرح کے آپ اپنے بچوں کو کپڑے لاکے دیتے ہیں خوبصورت سے خوبصورت میں ایک گھر میں گئی تھوں اور میں نے دیکھا کہ بیٹی کے لئے بڑا خوبصورت کمرہ سجایا ہوا ہے اور اوپر جیسے ایک مصنوعی خوبصورت کپڑے کے ساتھ چھت سی بنائی ہے چھتری کی طرح اب بچی اس میں مزے کرے اب بچی چودہ ، پندرہ سال کی ہو گئی ہے تو اس کو لے کر گئے ہیں کہاں پہ **Disney land, Disney world. Kids land** بہت سی ایسی جگہ بنی ہوئی ہیں کہ آپ بچوں کو کس لئے لے کر جاتے ہیں کہ بچوں کو خوش کیا جائے یہ بیٹی تو کل پرائی ہو جائے گی آپ بچوں کو کھلونے ،کپڑے ،کھانے ،گھر کے اندر طرح طرح کی چیزیں کس لئے لے کر دیتے ہیں کہ بچہ آپ سے پیار کرے آپ بچے سے پیار کریں اگر بچہ آپ کا کہنا ماننے کے بجاے ہمسایوں کا کہنا ماننا شروع کر دے آپ کے دوستوں کا کہنا ماننا شروع کر دے آپ کو جو عزت اور مقام دینا چاہئے پیار اور فرماں برداری وہ دوسروں کو دے تو آپ کا کیا حال ہوگا اب یہاں پہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ ساری کائنات میں نے دی تھی تمہیں، تمہارے لئے کھلونے کے طور پر دی تھی کہ تم کھیلومزے کرو سجائی تھی تاروں بھری رات بھی، یہ لہلہاتے پودے بھی، گرتی ہوئی آبشاریں بھی، چہچہاتے پرندے بھی ،کھلتے ہوئے پھول پھل انسان یہ ساری نعمتیں تمہارے لئے پیدا کی تھیں لیکن ایک بات تمہیں کہی تھی کہ تم نے میری بندگی کرنی ہے اس دل میں ان چیزوں کی محبت نہیں ہونی چاہئے ان چیزوں کو استعمال کرنا لیکن پھر محبت مجھ سے کرنا اور بندگی میری کرنی ھے تو اللہ تعالی کیا کہتے ہیں کہ آسمان اور زمین میں جو بھی ہیں اس کے بندے ہیں سب اسی کی اطاعت کرتے ہیں **كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ** سب اسی کے فرماں بردار ہیں (ق ن ت) مطلب ہے فرماں برداری کے لئے آتا ہے مکمل اطاعت اور فرماں برداری تو انسان ساری دنیا ساری کائنات تو اللہ کی بندگی اور تسبیح کرے اور تجھے جو میں نے اختیار دیا تجھے سوچنے کی آزادی دی پیغمبروں کا سلسلہ شروع کیا کتابیں دی تجھے عقل دی تجھے اتنا کچھ دیا اور اتنی نعمتیں پا کر تو مجھے بھول کیوں گیا پھر تُو میرے آگے جھکتا کیوں نہیں ہے تُو میری بندگی کیوں نہیں کرتا تو یہاں پہ غور و فکر کی دعوت دی جارہی ہے کہ میں اور آپ اللہ کی بندگی کرتے ہیں کہ نہیں

؎ زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

آیت نمبر 27۔ وَهُوَ ٱلَّذِی یَبۡدَؤُا۟ ٱلۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیدُهُۥ وَهُوَ أَهۡوَنُ عَلَیۡهِۚ وَلَهُ ٱلۡمَثَلُ ٱلۡأَعۡلَىٰ فِی ٱلسَّمَـٰوَ ٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ وَهُوَ ٱلۡعَزِیزُ ٱلۡحَكِیمُ

ترجمہ۔ وہی ہے جو تخلیق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا اور یہ اس کے لئے آسان تر ہے آسمانوں اور زمین میں اس کی صفت سب سے برتر ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے

وَهُوَ ٱلَّذِی وہی تو ہے جس نے **یَبۡدَؤُا۟ ٱلۡخَلۡقَ** کہ وہ ابتدا کرتا ہے تخلیق کی **ثُمَّ یُعِیدُهُۥ** پھر وہ اس کا اعادہ کرے گا تو پہلی دفعہ کسی چیز کو بنانا مشکل ہوتا ہے دوسری دفعہ تو بنانا مشکل نہیں ہوتا جن کو کھانا پکانا نہیں آتا پہلی دفعہ مشکل لگتا ہے لیکن دوسری دفعہ تھوڑی بہتر لگتا ہے تیسری دفعہ اور بہتر کوئی مشکل نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ کائنات جس کی میں نے ابتدا کی میں دوبارہ انسان کو پیدا کروں گا۔ **وَهُوَ أَهۡوَنُ عَلَیۡهِ** اور یہ میرے لئے آسان ہے **(ھ و ن)**اور اس کے معنی کیا ہیں آپ نے پڑھا تھا مومن کون ہوتا ہے؟ " **اَلْمُوْمِنُ هَيِّنٌ لَيِّنٌ "** نرم مزاج ہوتا ہے نرم خو ہوتا ہے تو یہ لفظ آپ نے **یَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا (**63۔ سورت الفرقان) پیچھے بھی پڑھا تھا رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم نرم چال چلتے ہیں۔ نرم چال چلنا۔ ذلت کے لئے بھی آتا ہے کبھی **هُون** آتا ہے کبھی **هِین** اور جب **هَون** ہے تو کیا ہے نرمی اور یہاں پہ **أَهۡوَنُ** جو ہے یہ اسم تفصیل ہے آسان تر ہے زیادہ آسان ہے **وَهُوَ أَهۡوَنُ عَلَیۡهِ** اور اس کا اعادہ کرنا تو اس کے لئے آسان تر ہے پہلی مرتبہ پیدا کرنا بھی مشکل نہیں تھا اور دوبارہ پیدا کرنا تو مشکل ہے ہی نہیں پھر تم کیسے سمجھتے ہو کہ جب دنیا میں مر جائیں گے تو پھر دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے ہماری ہڈیاں جو ہیں وہ زمین میں گل سڑ جائیں گی تو پھر ہمیں کوئی پوچھے گا ہی نہیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ نہیں سیدھی سی بات ہے کہ جب ایک دفعہ چیز کو بنا لیا ہے تو دوسری دفعہ بنانا تو اور آسان ہو جاتا ہے تو میں تمہیں دوبارہ ضرور پیدا کروں گا **وَلَهُ ٱلۡمَثَلُ ٱلۡأَعۡلَىٰ** تو اس کی صفت سب سے بہتر ہے مثل لفظ جو ہے اس کے معنی یہاں پہ تعریف ،شان و صفت کے ہیں ویسے تو جیسے مثل ہوتا ہے مثل کا کیا مطلب ہوتا ہے مشابہ اور یہاں پہ اللہ کی تعریف وصف اور شان کے معنی میں ہے اور الف لام بھی ساتھ لگ گیا معرفہ **وَلَهُ ٱلۡمَثَلُ ٱلۡأَعۡلَىٰ** اور اس کی جو صفت ہے وہ کیا ہے **ٱلۡأَعۡلَىٰ** سب سے بہتر ہے اعلیٰ بھی اسم تفضیل ہے سب سے بہترین ہیں سب سے بلند ہیں آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور وہ غالب بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے تو اس کے معنی کیا ہیں؟ کہ اللہ رب العزت زبردست ہے جو لوگ کہنا نہیں مانیں گے تو اللہ چاہے تو ان کو ختم کر دے نیست و نابود کر دے جو اللہ کی بندگی نہیں کریں گے ایسے نہیں کسی کو نیست و نابود کرے گا ایسے نہیں کسی کو سزا دے گا اس کے پاس علم ہے اور اسی طرح اگر مکی دور میں مسلمان پریشان حال ہیں تو وہ غالب ہے ان کی مدد کرنے کے لئے، ان کو بچا سکتا ہے ان کو تحفظ دے سکتا ہے تو دراصل یہاں پر جو بات بتائی جا رہی ہےوہ کیا ہے تمام اعلی صفات اللہ ہی کے لئے ہیں اور اہل مکہ شرک کرتے تھے تو کہا کہ آسمان اور زمین میں تمام اعلی صفتوں کا اصلی حقدار اللہ ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ہر چیز پر غالب ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہے تو پھر کیا کرنا چاہئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراناچاہئے برابر نہیں کرنا چاہئے اللہ کے حقوق میں یہ ساری چیزیں اللہ نے کی ہیں اہل مکہ کے جو معبود تھے انہوں نے تو نہیں کی تھی تو ایک اللہ کی بندگی کرنی چاہئے اور دوسرا اللہ کے پاس جانے کی تیاری کرنی چاہئے جو آج کا سبق ہے اس سے عمل کے لئے کیا اصول نکلتا ہے آپ دیکھئے کہ جو اللہ ایسی آیاتِ قدرت رکھنے والا ہے وہ تمہیں دنیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیوں نہیں کر سکتا جیسے آپ دیکھیں مرد اور عورت کو جوڑا جوڑا بنایا رنگوں کا اختلاف ہے نسلوں کا اختلاف ہے بہت سے چیزیں ہیں بالکل اسی طرح سے دنیا میں جہاں خوشیاں ہیں وہاں غم بھی آئیں گے جہاں زندگی ہے

وہاں موت ضرور ہوگی اگر جنت ہے تو جہنم بھی ضرور ہوگی تو کیا ہے؟ کہ جو شخص اس دنیا میں آیا وہ ضرور مرے گا مرنے کے بعد وہ اٹھایا جائے گا اور پھر حساب کتاب ہوگا تو یہ ساری آیات اللہ سے ڈرنےکی طرف متوجہ کرتی ہیں اللہ کی بندگی کی طرف متوجہ کرتی ہیں اور **قَنِتُونَ** ہونے کی دعوت دیتی ہیں اور بتاتی ہیں کہ تم عقل والے بن جاؤ اور بتاتی ہیں کہ تم علم والے بن جاؤ اور سب سے بڑی بات یہ کہ تم فکر والے بن جاؤ اور تم اللہ والے بن جاؤ اور آپ دیکھ لیجئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ سے ڈرنے کی تلقین کی اور وہ کہتے تھے جو شخص اللہ سے ڈرتاہے اللہ اس کی مشکلات کو آسان کر دیتا ہے تو جتنی بھی میری اور آپ کی مشکلیں ہیں وہ ساری آسان ہو جائیں گی کب؟ جب ہم اللہ سے ڈریں گے تو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا کرے

سُبْحَانَكَ اللّٰهمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ